باب: 52

فخر الدین رازیؒ

(Fakhr ad Din al Razi ra, 1149-1209 AD)

فخر الدین رازی کا اصل نام محمد ہے۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ پورا نام محمد بن عمر بن حسین طبرستانی ہے۔ آپ کو امام المفسرین اور شیخ المتکلمین کے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کے والد گرامی، ضیاء الدین ابو القاسم اپنے شہر کے ایک نامور خطیب تھے۔ اس لیے آپ کو ابن خطیب بھی کہتے ہیں۔ آپ طبرستان کے قریبی مقام "رے" میں 544ھ میں پیدا ہوئے۔

رازیؒ نے ابتدائی تعلیم، دینیات اور ادب میں حاصل کی۔ آپ فقہ و کلام میں یگانہ روز گار تھے۔ آپ عربی اور عجمی دونوں زبانوں پر یکساں عبور رکھتے تھے۔ علامہ الذہبیؒ کے مطابق، رازی اپنے دَور کے "فرید" (جس کا کوئی ثانی نہ ہو) اور اپنے زمانے کے "متکلم" (علم کلام کے ماہر) تھے۔ فخر الدین رازیؒ تفسیر و کلام، علوم عقلی اور علوم لغت کے امام تھے۔ علم و فضل کے ساتھ ساتھ قدرت نے آپ کو قوتِ بیان سے بھی نوازا تھا۔ زورِ خطابت تو آپ کو ورثہ ہی میں ملی تھی لہٰذا آپ نے اپنی اس صلاحیت کا بھرپور فائدہ اٹھایا اور مخلوق کو راہِ ہدایت پر گامزن کیا۔ آپ نہایت متقی اور پرہیز گار انسان تھے۔ ساری عمر اسلام کا درد آپ کی رگوں میں پوری شدت سے رواں دواں رہا۔

امام رازیؒ کی بلند پایہ تصانیف آپ کے علم و فکر پر گواہ ہیں۔ علم تفسیر میں آپ کی شہرہ آفاق تفسیر "مفاتح الغیب" اپنی مثال آپ ہے۔ یہ تفسیر "تفسیر کبیر" کے نام سے عام ہے۔ اس میں آپ نے فلسفیانہ اور متکلمانہ بحثوں کے ساتھ ساتھ صوفیانہ جذبوں کو بھی قلمبند کیا ہے۔ چونکہ معتزلہ اور فلاسفہ گروہ نے اُن دنوں عام لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات بھر دیے تھے لہٰذا امام رازیؒ نے اپنی اس تفسیر میں ان شبہات کو دور کرنے کے لیے نہایت تدبر کے ساتھ معقولات اور منقولات سے اس کو مزین کیا ہے۔ دیگر تصنیفات کی فہرست طویل ہے۔ ان میں سے اساس التقدیس فی علم الکلام، المعالم فی اصول الدین، کتاب القضاء و قدر، اور کتاب النفس وغیرہ چند اہم کتابیں ہیں۔

Siddiqui Publications

رازیؒ نے فلسفے کا بھی گہرا مطالعہ کیا۔ آپ نے فارابی اور ابن سینا کی کتابوں کی شرحیں بھی لکھیں۔ لیکن ایسا کرتے وقت آپ نے اپنی ذاتی رائے کو بھی کھلے طور پر پیش کیا۔ چناں چہ جہاں پر آپ نے ابن سینا سے اتفاق نہیں کیا وہاں ان پر تنقید بھی لکھی۔

امام رازیؒ کی جوان العمری میں نور الدین زنگی اور اس کے بعد سلطان صلاح الدین ایوبی، صلیبیوں سے بر سرپیکار تھے۔ اور فتوحات کا دَور تھا۔ مجموعی طور پر مسلمان علمی و فکری میدانوں میں چھائے ہوئے تھے۔ معاشی خوشحالی بھی عام ہو رہی تھی۔ ایسے دور میں حضرت امام رازیؒ نے اپنے علم کا لوہا منوایا۔ خاص طور سے عالم اسلام پر معتزلہ گروہ کے اثر کو توڑنے کے لیے آپ نے بھرپور جدوجہد کی۔ اس کے لیے آپ خوارزم گئے جہاں آپ معتزلہ کے خلاف مناظروں میں مسلسل مصروف رہے۔ لیکن ان دنوں وہاں معتزلہ کی اس قدر کثرت ہو چکی تھی کہ انھوں نے امام رازیؒ کو ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے بعد امام رازیؒ ماوراء النہر، تاشقند پہنچے۔ یہاں پر بھی آپ کو اسی طرح کی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض لوگوں کے نزدیک معتزلہ کی تردید میں امام رازی حد سے زیادہ آگے بڑھ گئے تھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان باطل پرستوں نے اسلام کے ساتھ جس قدر گھناونا مذاق کر رکھا تھا اس کے لیے امام رازیؒ کی غیرت اسلامی اس بات کی قطعی اجازت نہیں دیتی تھی کہ اس گروہ سے کسی طور بھی چشم پوشی کر سکیں۔

Siddiqui Publications

1184ء میں جب امام رازیؒ بخارا جاتے ہوئے کچھ دیر کے لیے سرخس میں ٹھہرے تو وہاں کے ایک حکیم صاحب آپ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ کو اپنے ہاں کچھ عرصے قیام کرنے کے لیے اصرار کیا۔ یوں آپ نے سرخس میں چند ماہ قیام کیا۔ اس قیام کے دوران، اظہار تشکر کے طور پر امام رازیؒ نے بو علی سینا کی "کلیات" کی شرح لکھی۔ تاہم جب آپ بخارا پہنچے تو آپ کو وہاں کا ماحول توقع کے برخلاف محسوس ہوا تو آپ ہرات چلے گئے۔

ہرات میں سلطنت غوری کے غیاث الدین نے فخر الدین رازیؒ کو شاہی محل ہی میں عوام کے لیے ایک مدرسہ کھولنے کی اجازت دے دی۔ اس کے بعد آپ کی عمر کا زیادہ حصہ ہرات ہی میں گذرا۔ اس شہر میں آپ کو "شیخ الاسلام کا لقب بھی ملا۔ اس زمانے میں آپ کی شان و شوکت عروج پر پہنچ گئی۔ 300 سے زیادہ شاگرد ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ یوں امام رازیؒ آغاز زندگی میں تو نہایت تنگ دست رہے مگر آخری عمر میں بہت خوش حال ہو گئے۔

آپ نے سنہ 606ھ میں اپنے آبائی مقام "رے" میں وصال فرمایا۔